

# علم المناظرہ

منظر اسلام  
شیخ القرآن  
علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ © سیرانی روڈ  
بہاولپور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رسالہ

# علم المناظرہ

تصنیف  
شیخ النفسیہ حضرت مولانا ابوالحسن محمد فیض احمد رضوی

ترجمہ و تفسیر  
قاری غلام عباس نقشبندی موقتہ مسجد نوشہہ درکالہ

مکتبہ اولیئہ رضویہ  
بہاول پور (پاکستان)



# مدحت فیض احمد کی

حضرت تصانیف کثیرہ استاذ الاساتذہ مفسر قرآن  
علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

از حکیل احمد حکیل فریدی ریٹائرڈ

زباں کیسے کمرے گفارت فیض احمد کی  
تصانیف کثیرہ ہے کتابیں پندہ سو  
کیا تفسیر سورج البیان کا اردو میں ترجمہ  
ایکلا بھی مذاہب باطلہ پر حاوی ہو بیٹھا  
جھگڑتے آتے ہیں برسوں کے پس دشمنان  
عمر میں فیض احمد دیں احمد کو نہیں بھولے  
عجب شہر میں آتی ہیں مفسر کی بحث کی  
سنو لوگو! بہاؤ لپوہ جراح علم و شن ہے  
ماہ رمضان روضہ پاک کی چھاؤں میں ہے

حکیل اپنا ہے گھر مذکور جامعہ کی حلاوت

روزانہ ہو ہی جاتی ہے زیارت فیض احمد کی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

## مقدمہ

اما بعد :- دور حاضر میں مجادلہ کا نام مناظرہ سمجھا جا رہا ہے۔ فیض اس فن کے  
قواعد عرض کرتا ہے تاکہ فن بدنام نہ ہو۔

تعریف :- المناظرۃ علم یُبَحِّثُ فیہ عن احوال البعث۔

(الهدایہ المختارۃ)

مناظرہ وہ علم ہے جس میں بحث کے احوال میں گفتگو کی جاتی ہے۔

موضوع :- الاحلہ من حیث انہما تثبت المدح علی الغیر (ایضاً)  
اس کا موضوع دلائل میں اس حیثیت سے کہ وہ غیر پر مدحی ثابت کریں گے۔

غرض :- صیانت الذہن عن الخطا فی الوصول الی المطلوب  
ذہن کو خطا فی الوصول الی المطلوب سے بچانا۔ (ایضاً)

مناظرہ رشیدیہ میں علم المناظرہ کی تعریف یوں بیان کی ہے۔ توجہ  
المتخصصین فی النسبة بین الشیخین اظہاراً

للمصواب، دو جھگڑنے والوں کا دو چیزوں کی نسبت میں صواب کے اظہار کے لیے  
متوجہ ہونا مثلاً ایک کہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطلان خدا تعالیٰ علم غیب ہے  
دوسرا کہے نہیں پہلی تعریف اس کے منافی نہیں اس لیے کہ وہ مجمل ہے اور یہ مفصل۔

ہی المناظرۃ لا لظہار الصواب بل لالزام الخضم  
(شور فیض)



کے ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے نائب اعظم و جلیلہ اول ہیں لہذا آپ میں وہ جملہ کمالات ملتے ہیں کہ جو کسی ایک نائب اعلیٰ نائب و خلیفہ اعظم کے لیے مانے جائیں ان کا انکار سب سے پہلے اہلس سے ہوا اگر اب بھی کوئی منکر ہے تو وہ جلنے اور اس کا کام جانے۔

### علت

شے کا اپنی ماہیت میں کسی کا محتاج ہو کہ اس کے بغیر شے کے وجود کا تصور نہ ہو سکے جیسے قیام، رکوع، سجود، قعدہ اخیرہ وغیرہ نماز کے لیے یا یوں کہو جیسے کائنات کے وجود کے لیے حضور در عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو آپ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

(تلازم - استلزام) ہو کوئی الحکم مقتضیا لا آخر

### ملازم

ایک حکم کا دوسرے حکم کا مقتضی ہونا کہ جب پہلا موجود ہو تو دوسرے کا پایا جانا ضروری ہو جیسے سورج کا طلوع دن کے وجود ہونے کو مستلزم ہے پہلے کو مقتضی (اسم فاعل) دوسرے کو مقتضی (اسم مفعول) کہا جاتا ہے (رشدیہ) لیکن منافیہ کی اصطلاح میں مقتضی (اسم فاعل) کو ملازم اور مقتضی (اسم مفعول) کو لازم کہتے ہیں (رشدیہ) طلب الدلیل علی مقدمہ معینہ (شریعیہ)

### منع

مقدمہ معینہ پر دلیل طلب کرنا اس طلب کا نام منافیہ اور نقض تفسیلی بھی ہے۔ مایوقوف علیہ صحۃ الدلیل (شریعیہ) وہ جس پر دلیل کی صحت موقوف ہو۔

### سند

ما یذکر لتقویہ المنع (شریعیہ) وہ جو منع کی تقویت کے لیے مذکور ہو یہ دو قسم ہے صحیح اور ناسد (رشدیہ)

### نقض

ابطال الدلیل (شریعیہ) دلائل کو باطل کرنا یعنی معطل کرنے جس کو دلیل بنایا چاہے کسی ایسے شاہد سے تمسک کرنا جو دلائل

کرنا ہو کہ جسے مخالف (معلل) نے دلیل بنایا ہے وہ استدلال کے لائق نہیں جیسے علم غیب نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر نے آیت "وما ادری وما یفعل" (پ)

مجھے کیا معلوم کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا (ہم نے اس کا یوں نقض کیا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ ثلث یا اس نے حضور علیہ السلام کے دیوار سے پیچھے کی لا علمی پر حدیث لا اعلم من وراء الجدار (مجھے دیوار کے پیچھے کا کیا علم) معاذ اللہ۔ سے استدلال کیا (براہین قاطعہ) ہم نے اس کا نقض کیا کہ یہ حدیث لا اصل لہ (مدارج النبوة) اس حدیث کی کوئی اصل نہیں موضوع اور منکسر طر ہے۔

### شاید

ما یدل علی فساد الدلیل (شریعیہ) جو فساد دلیل پر دلالت کرے جیسے اور بر مذکور ہوا۔

### عارضہ

اقامۃ الدلیل علی خلاف ما اقام الدلیل علیہ الخصم (شریعیہ) جس دعویٰ پر بالمقابل نے دلیل قائم کی ہے اس کے خلاف اسی کو اپنی دلیل قائم کرنا (اگرچہ وہ فی نفسہ صحیح ہو یا نہ) مثلاً احناف رحمہم اللہ نے فرمایا کہ سر کا مسح رکن ہے اور رکن میں اقل ما بطلق علیہ اسم المسح کافی نہ ہو گا یعنی جیسے منہ کا دھونا رکن ہے تو وہ سارا دھونا فرض ہے تو مسح میں ادنیٰ درجہ جائز کیوں اس پر تنزیہ رحمہم اللہ نے معارضہ فرمایا کہ کل سر کا مسح رکن ہے تم نے جو تھائی سر کے مسح کو کیوں جائز رکھا حالانکہ یہ بھی چہرہ کی طرح سالم سر کا مسح ہونا چاہیے (فائدہ) شوافع کا یہ معارضہ صحیح نہیں اس لیے کہ ہم نے جو تھائی کی قید لفظ مسح سے لگائی ہے کہ مسح (ہاتھ لگانا) جو تھائی ہوتا ہے (یہاں یہ بحث مطلوب نہیں تفصیل دیکھئے اصول فقہ میں۔)

۱۲۔ براہین قاطعہ ۱۲ رسالہ ناسخ و منسوخ ابن حزم و حاشیہ جلالین و جملہ تفسیر شریعہ السنۃ مولانا حسنت علی خاں حمزہ علیہ الرحمۃ کثیر مخالفین کو اسی قاعدے سے ذلیل کرتے رہے الہی



ان یوجہ المناظر کلامہ منجا و نقضا

## توجہ

او معارضۃ الی کلام الخصم (شریفیہ)  
بالمقابل کی گفتگو پر مناظر کا اپنی گفتگو کو منح یا نقص یا معارضہ کے طور متوجہ کرنا۔

اغذ منصب الغیر (شریفیہ) کے کسی دوسرے کا منصب  
غصب کرنا یہ عمل اچھا نہیں لیکن بعض مقامات پر ضروری بھی

## غصب

ہو جاتا ہے۔ (رشیدیہ)

المصادر علی المطلوب مدعی کے دعویٰ کو اپنی دلیل بنا کر پیش

## باب

کرتا۔ بحث (مناظرہ کے مین اجزا ہوتے ہیں۔

تعیین المدعی (شریفیہ) مدعا موضوع مقرر متعین کرنا۔ کیونکہ جب  
موضوع ہی متعین نہ ہو تو مناظرہ کس بات کا (آج کل یہ خرابی

## 1۔ مبادی

عام ہے مثلاً ایک علم غیب کا اثبات کرتا ہے تو دوسرا نفی لیکن یہ نہیں متعین کر لیا  
جاتا کہ علم غیب سے کیا مراد ہے ذاتی۔ عطائی اسی لیے اسکاٹ عوام کے اذہان میں الجھی  
رہتی ہیں ایسے ہی حاضر و ناظر کا اثبات و نفی کا حال ہے منکر ہر دلیل جہانیت کی نفی قائم

محمد شاعظم پاکستان و ہند علامہ محمد رفیع دار احمد قدس سرہ عموماً اسی قاعدہ پر ذیل فرماتے ہیں۔

اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ اھم آباد (انڈیا) میں ٹی سی کی موجودگی میں تین مولوی دیوبندی مناظرہ میں  
آئے علم غیب پر مناظرہ طے پایا میں نے کہا تم اپنا عقیدہ لکھ کر دو میں اپنا عقیدہ لکھ کر دوں پھر گفتگو ہو گی  
ٹی سی نے اس کی تائید کی میں نے ایک منٹ میں اپنا عقیدہ لکھ کر میز پر رکھ دیا وہ تینوں ایک دوسرے  
سے مشو کرتے رہے کہ کیا لکھا ہے میں نے کہا جو اپنا عقیدہ اب مشورہ کر کے لکھیں گے وہ مناظرہ کیا کریں گے  
کیونکہ عقائد تو بنیادی اصول ہیں یہ پہلے سے ہی محفوظ ہیں اس پر ٹی سی نے ان مولویوں کو ڈانٹا  
اور مناظرہ میرے نام کا سیاب ہوا۔

کرتا ہے مثلاً حضور علیہ السلام معراج پر تشریف لے گئے تو مکہ معظمہ میں نہ تھے بیت المقدس  
سے اوپر گئے تو بیت المقدس خالی وغیرہ وغیرہ ایسے ہی نور بشر کا مسئلہ ہے منکر کا زور صرف  
اسی پر ہے کہ حضور علیہ السلام نور نہیں اور نور سے اس کی مراد ایک علیحدہ جنس جیسے روشنی  
وغیرہ اور نور اگر مراد ہوں تو صرف نور ہدایت وغیرہ وغیرہ اور یہاں تک کہ مخالفین کو  
سرے سے آج تک اپنے عقائد و مسائل کا تعین سمجھ آیا ہی نہیں آزمائے علم غیب  
حاضر و ناظر نور بشر اور بدعت وغیرہ وغیرہ

## ادماط

## مقاطع

ہی المقدمات التقی یتقی البحت الیہا من الفرد ریات

والظنیات المسلمۃ عند الخصم (شریفیہ) وہ مقدمات جہاں بحث (مناظرہ)  
پہنچے۔ ضروریات و ظنیات جو بالمقابل کو مسلم ہیں جیسے در تسلسل اور اجتماع النقیضین و اتقا  
عہاد وغیرہ وغیرہ اس لیے کہ جب بحث مقدمات ضروریہ یا ظنیہ جو بالمقابل کو مسلم ہیں منکر شخص  
کی تو بحث ختم مثلاً ہم کہتے ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور بھی ہیں اور نہ  
مثل بشر بھی ہمارے حریف صرف بشر بشر کی رٹ لگاتے ہیں ہم سلسلہ مقدمہ پیش کرتے  
ہیں کہ جب بشریت نہ تھی لیکن حضور علیہ السلام تھے جیسا کہ ترمذی میں ہے "كنت نبياً  
وآدم لم یجدل فی طینۃ" میں نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی اپنے گارے  
میں تھے اس مقدمہ کے بعد ہمارے بالمقابل کے پاس کوئی جواب نہیں۔

رشیدیہ میں ہے کہ مناظرہ میں مسائل بالمقابل کو مسطابہ ضروری ہے

## قائدہ

کہ مدعی اپنے مدعی کے مفردات علیحدہ علیحدہ بتائے اور بحث (موضوع)

کا تعین کرے اور اس کے دیگر احوال سے اس کا امتیاز بیان کرے مثلاً مدعی (حنفی) کا  
دعویٰ ہے کہ وضو میں نیت شرط نہیں تو اب مسائل (بالمقابل شافعی) مدعی (حنفی) سے  
پوچھے نیت و شرط اور وضو کیلئے اب مدعی بیان کرے گا۔ انتقال امر الہی کے قصد کا



نام نیت ہے اور شرط ایک امر خارج ہے جس پر شے موقوف ہے لیکن وہ اس میں  
موقوف نہیں اور وضو میں اعضا ثلاثہ کا وضو نا اور مکر کا مسح ہے۔ پھر سائل (بالمقابل شافعی  
سوال کرے۔ کہ عدم النیت کس کا مذہب اور کیا قول ہے مدعی (مقل کہے گا کہ یہ سیدنا  
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ اس کے خلاف ہیں  
کیونکہ ان کے نزدیک وضو میں نیت شرط ہے (کتب فقہ)

آج کسی بھی مناظرہ میں ایسا اصول نظر نہ آئے گا بلکہ  
**بے اصول مناظرے** | میرا تجربہ ہے کہ سائل (بالمقابل) کو اس کا تصور تو  
بڑی بات ہے اسے اس کا علم تک بھی نہیں ہے آزا کر دیکھتے مثلاً ہم نے دعویٰ کیا  
کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر و ناظر اور بے مثل بشر اور نور ہیں آپ کو علم کلی ہے  
ہمارے اس دعوے کے بعد سائل (بالمقابل) کا فرض ہے کہ وہ سوال کرے (پوچھے) جیسے  
ہم نے مناظرہ رشیدیہ کے حوالے سے تفصیل لکھی ہے۔

## بحث اول

**طریق البحث و ترتیبہ** | (شریفیہ) بحث کا طریقہ اور تقدیم و تاخیر میں ترتیب  
(رشیدیہ) یعنی مدعی و سائل کو اٹھائے مناظرہ میں  
تقدیم و تاخیر کا لحاظ ضروری ہے یعنی دعویٰ کے بعد اگر بالمقابل تبیح نقل کا مطالبہ کرے تو مدعی  
پر لازم ہے کہ وہ تبیح نقل (حوالہ) پیش کرے مثلاً مدعی (حنفی) نے دعویٰ کیا کہ سیدنا امام  
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وضو میں نیت شرط نہیں اس پر سائل (بالمقابل  
شافعی مذہب) نیت و شرط اور وضو کیا ہیں اور یہ جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب  
بتایا ہے تم نے کہاں سے نقل کیا اس کے جواب میں مدعی کو صرف کہہ دینا کافی ہے کہ وہ  
کہے۔ قد صرح به فی المسند ایہ فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ میں اس  
کی تصریح ہے۔

یہ دور سابق کے مناظرہ کے متعلق ہے لیکن صدیوں بعد  
دھوکہ باز مناظر

لکن فی زمانہ المافشاء  
الکذب والمجادلة والمكابرة  
لا یکنی هذا القول بل لا بد من  
ان یرى ما نقله

ان صدیوں میں مناظرہ کے تمام  
اصول کو بری طرح پامال کر دیا گیا ہے  
اس لیے کہ اب مدعی کے دعویٰ پر اسلاف صالحین رحمہم اللہ کے حوالہ جات کو تو ردی کی ٹورن  
میں ڈال دیا جاتا ہے اور براہ راست قرآن و حدیث کی تصریح کا مطالبہ کیا جاتا ہے یہاں تک  
کہ مباحات تک قرآن و حدیث کی تصریح ضروری قرار دی گئی ہے مثلاً اذان سے پہلے  
یا بعد کو کسی نے درود شریف پڑھ دیا کہ مخالف چونکہ قرآن و حدیث میں کہاں ہے اگر  
قرآن کا مطلق و عام حکم صدوا علیہ وسلموا پڑھو تو کہتے ہیں یہاں اذان  
کے لیے کہاں ہے وغیرہ حالانکہ سیدھی سی بات تھی کہ اس مسئلہ کا حوالہ طلب کیا جاتا اور  
مدعی (مخطاوی۔ فتاویٰ کبریٰ، تاریخ الخلفاء للسیوطی وغیرہ) پیش کر دیتا بات ختم  
ہو جاتی ایسے ہی جملہ اختلافی مسائل کا حال ہے کہ احادیث مبارکہ کی تصریحات و آیات  
سہ تیرہویں صدی کا حال ہے چودھویں کا حال اس سے زبوں تر رہا مولانا حشمت علی  
خان رحمہ اللہ کا مناظرہ شاہجہاں پوری دلیو ہندی سے ہو رہا تھا اس نے حوالہ دیا جو اس کا  
خانہ ساز تھا جو اس نے ایک کانڈ پر لکھ کر کتاب سامنے رکھ کر پڑھ رہا تھا مولانا حشمت  
علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے حوالہ دیکھنے کا مطالبہ کیا تو صدر مناظرہ نے کتاب ہاتھ میں لی تو وہ کانڈ  
گرہا اور ہوا میں گردش کر رہا تھا مولانا حشمت علی نے اڑا لطف فرمایا تیرا حوالہ وہ اڑا جا رہا ہے۔



مبارک کی توضیحات پر اپنی بات منوائی جاتی ہے یا احادیث مبارکہ کو ضعیف اور موضوع کہہ کر ٹھکرایا جاتا ہے اگرچہ وہ فی الواقع ضعیف یا موضوع نہ ہوں۔

جب مدعی اپنے دعویٰ کی دلیل مع سند یا بلا سند قائم کرے تو اسے **قاعدہ** سند سے توڑا جائے اور اس کی سند کے متساوی ہو یا اس کی دلیل مقدمہ ممنوعہ سے توڑی جائے ساتھ ہی اس سے متعرض ہو کر جس سے اس نے تمسک کیا ہے (شرعیہ)

**قاعدہ** دلیل پر دو وجہوں سے نقص وارد کیا جاتا ہے اگر وہ قابل نقص ہو ۱۔ تخلف ۲۔ لزوم الحال مثلاً بالمقابل جواب میں کہہ کہ یہ دلیل صحیح نہیں اس لیے کہ یہ اس صورت میں مدلول کے خلاف ہے یا یہ کہ اگر مدلول ثابت ہو جائے تو اجتماع التقيض لازم آتا ہے (شرعیہ مع رشیدیہ)

مدعی کی دلیل پر تین وجوہ سے معارضہ کیا جاتا ہے (۱) معارضہ بالقلب (۲) معارضہ بالمثل (۳) معارضہ بالخبر۔

**قاعدہ** مدعی اپنے بالمقابل کو نقص و معارضہ کا جواب منع یا نقض یا معارضہ سے جواب دینا اس لیے کہ اسے اس کے سائل پر گوارا ہے اسی لیے اب یہ تینوں اس کے مناسب ہوں گے جیسے ہی تینوں سائل اول یعنی اس کے بالمقابل کے لیے تھے اس کا جواب تغیر الاصل سے ہو یا ایسی تحریر سے ہو کہ ان تینوں میں اس پر کوئی سوال وارد نہ ہو سکے خواہ سائل اول مانع ہو یا ناقض یا معارض خواہ اس کا جواب تغیر دعویٰ یا تغیر دلیل سے ہو یا تغیر مقدمہ ممنوعہ سے اس کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرد کے بالمقابل تغیر و دلیل ہے جب کہ اس نے اپنی اُلوہیت کی دلیل اشیاء ماتہ کو بنایا لیکن اس نے اشیاء و اُماتہ کا مفہوم غلط پیش کیا تو آپ نے اپنی دلیل تبدیل کر کے فرمایا، فان الله ياتى بالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتَتْ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ (پ)

اللہ تعالیٰ سورج مشرق سے لاتا ہے تو اسے مغرب سے لا کر دکھا،

فهمت الذي كفى، اس پر وہ کافر (نمرود مہبوت ہو گیا یعنی لاجواب ہو گیا۔

مدعی جب دعویٰ کی دلیل پیش کرے اس کی تعریف کو طرہ او توڑنا **بحث ۲۰** مثلاً کہا جائے کہ یہ تعریف مانع نہیں۔ اس لیے کہ فلاں فرد محدود کے افراد میں داخل ہے ایسے ہی عکساً مثلاً نہ کہا جائے کہ فلاں فرد محدود کے افراد سے خارج ہے اور مدعی کے بیان کردہ تعریف کا دیگر تعریف سے (جس کا اسے بھی اعتراض ہو) معاوضہ کیا جائے گا۔

**قاعدہ** جب سائل (بالمقابل) مدعی پر مذکورہ بالا ممنوع وارد کرے تو مدعی اس کا جواب ایسے طریق سے دے جو سائل کو معلوم ہو مثلاً صحت النقل اور اثبات اور تغیر الاصل سے اعلیٰ یہی ہے کہ ایسے طریق سے جو سائل کو معلوم ہو اور بعض اوقات وارڈ کر کے سائل کو جواب دینے میں مشکل میں ڈال دے اس سے میری مراد منع فی الحدود الحقیقہ ہے نہ کہ حدود اعتباریہ جیسے (حدود) لفظیہ اس لیے کہ یہ حکم کو مستلزم نہیں۔

**قاعدہ** ممنوع و اوردہ علی التعریف والحدود الاصطلاحیہ کو نقض نقل یا وجہ استعمال یا بیان ارادہ سے دفع کرے مثلاً کہ ہم نے ظاہری لفظ کا مفہوم مراد نہیں لیا بلکہ ہماری مراد ایک اور معنی سے ہے۔

**قاعدہ** منع و نقض و معاوضہ کو ممنوع سے تعبیر کرنا استفارہ کے طور پر ہے اور ان کا حقیقی معنی بھی مختلف ہے (شرعیہ و رشیدیہ مع ماشیہ)

**بحث ۳** لا يجوز طلب التصحيح عنه النقل والتبني والادليل العلم المعلوم مطلقاً (شرعیہ) مقصد معلوم کے لیے نقل کے وقت تصحیح و تنبیہ و دلیل کی طلب مطلقاً جائز نہیں۔ اسی لیے مناظرہ سے پہلے ہر دونوں ایک



دوسرے سے ملے کر ہیں کہ کون کون سی کتب اور کن بزرگوں کے اقوال قابل قبول ہوں گے اور وہ کتب اور محدث علیہ بزرگ کے حوالے فریقین کو مسلم ہوں گے۔ الحمد للہ ہم اہلسنت کو اسلاف صالحین کے حوالہ جات قابل قبول ہوتے ہیں لیکن مخالفین پر انہیں ہے کہ وہ اسلاف صالحین کے بہت سے بزرگوں کو مجدد اور استاد و مرشد ماننے کے باوجود جب حوالے دکھائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہمیں صرف قرآن و حدیث چاہیئے۔ (جب قرآن و حدیث پیش کی تصریحات دکھائی جائے تو پھر وہی عادت بے ڈھنگی.....)

### آخری فیصلہ | اس قاعدہ کی توضیح میں حاشیہ رشیدیہ میں لکھا کہ

إذا المناظر انما يكون مناظرًا إذا كان غرضه اظهار الصواب  
ولحقاق الحق لان المناظره توجه المتخاصمين في النسبة بين الشئین  
اظهار الصواب ومن المعلوم ان طلب صحة النقل اذا كانت  
معلومة انی ان قال اذا كانت صحة معلوماً ينبغي ذالك الغرض  
اصلاً فلا يعد مناظر في الاصطلاح

(فاضلہم)

۱۔ دیوبندی بریلوی نزاع کا حل آسان ہے اس لیے کہ جانبین امام ربانی سیدنا احمد سرہندی قدس سرہ کو مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو امام اور شاہ عبد العزیز و شاہ عبدالحق محدث دہلوی کو مسلم امام و استاد اور حاجی امداد اللہ فضلائے دیوبند کے مرشد اور علمائے بریلوی کے مسلم بزرگ ہیں انکی تصانیف صحیحہ کو حکم بنایا جائے حضرت مولانا عبد الستار نیازی مدظلہ نے ہی فارمولا پیش کر کے دیوبندیوں اور بریلویوں کو عام دعوت پیش کی اور اخبارات میں بار بار اعلان شائع کیا بریلوی علمائے نے فوراً لبیک پکار دی اور فضلائے دیوبند تامل نہ صرف خاموش بلکہ منکر ہیں۔

### قاعدہ

۱۔ حوالہ صحیح دکھانے کے بعد کوئی کہے کہ ہمیں قرآن و حدیث کی تفسیر چاہیئے یہ اس مناظرہ کی بار کی دلیل ہے اس کے بعد صدر مناظرہ کو اعلان کرنا ہو گا کہ حوالہ ماننے والا مار گیا (فائدہ) دور حاضرہ میں دھوکہ عام ہے حوالہ کی غیب جانچ پڑتال کرنی چاہیئے اور سابق و سابق اور مصنف (اہل حوالہ) کی غرض و عایت کی تحقیق کے بعد فیصلہ ہو مجتہد میں فیصلہ یا اعلان ہار جیت نہ ہو۔

### قاعدہ

کسی کی فریق کی دلیل کے بطلان سے اس کا دعویٰ باطل نہ ہو جائے گا کیونکہ ایک دعویٰ کی نہ صرف ایک دلیل ہوتی ہے بلکہ مختلف دلائل ہوتے ہیں اگر کوئی علی کی سے دوسری دلیل قائم نہیں کر سکتا تو اس کی اپنی کی ہے (فائدہ) مغل (دعویٰ) کی اگر دلیل باطل ہو جائے تو اسے اب تفسیر کے بغیر چارہ نہیں (رشید) اب وہ دعویٰ کے اثبات میں کوئی مضبوط چارہ اختیار کرے۔ (فائدہ) اگر کسی ایک جماعت کوئی مناظرہ ہار جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعی اس کا مذہب ہی باطل ہو گیا کیونکہ ہارنے والا علی سرایہ کم رکھتا ہو گا (دفعہ کل ذی علیہ علیہم) ہر اہل علم سے بڑھ کر اور اہل علم ہوتا ہے) لہذا اگر حتمی فیصلہ کرنا ہے تو اس کے جماعت کے سربراہ یا اس کے نمائندہ کو میدان میں اترنا لازمی ہو گا اس ہار جیت کے بعد حتمی فیصلہ ہو گا جیسے مسجد وزیر خان لاہور میں دیوبندی بریلوی نزاع ختم کرنے پر فیصلہ ہوا کہ علمائے بریلوی کا سربراہ حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا ابن امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جاتقرین لائیں گے اور فضلائے دیوبند سے مولوی اشرف علی تھانوی یا اس کا نمائندہ تاریخ شاہد ہے کہ حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا بریلوی قدس سرہ اپنے اراکین علماء مسلک حق اہلسنت سمیت مسجد وزیر خان لاہور کے سیٹج پر جلوہ گر ہوئے اور مولوی اشرف علی تھانوی نہ خود آیا نہ نمائندہ بھیجا۔ دیوبندی نے مجبور ہو کر ثناء اللہ امرتسری غیر متقلد کو پیش



کیا لیکن شیر اور گیدڑ والے مقابلہ والی بات ثابت ہوئی جس پر عوامی عدالت سے دیوبندی فرقہ کی بار اور اس کے بطلان عام اعلان کر دیا گیا اس واقعہ کی مکمل تفصیل فقیر کی کتاب "مناظرے بھی مناظرے" میں ہے۔

مقدمہ معینہ کا منہج ایک دلیل یا زیادہ ہو سکتا ہے جب کہ بحث ۴ کلام کی ندادی پر ہو (قاعدہ معلوم مقصد) کا منہج مطلقاً ناجائز ہے اور یہی مکابرہ ہے اسی لیے مانع کی کوئی بات ہرگز ہرگز سموع نہ ہوگی جیسے عظم نبوت ایک مقصد واضح اور معلوم ہے اب کوئی اسے نقلی، بروزی وغیرہ کی چال چلے تو اس کی یہ چال مکرو فریب اور دجل ہے۔

وہ بدیہی جس میں کچھ خفا ہے اس پر منہج جائز ہے۔ (قاعدہ کبھی قاعدہ) منہج غیر مضبوط ہے اس لیے کہ کسی مقدمہ کا انتہا اپنے اس مطلوب کو مستلزم نہ ہوتا ہے جس پر اس دلیل سے استدلال کیا گیا ہے جو اس مقدمہ پر وہ موقوف ہے اس منہج کے بعد محفل (مدعی) پر لازم ہے کہ سائل (بالمقابل) کے منہج کی تردید کرے یا کہ مقدمہ منوعہ جب فی نفس الامر ثابت ہے تو دلیل کامل ہو گئی اور اگر وہ مقدمہ ثابت نہیں تو دعویٰ ثابت ہے۔ علی تقدیس عدم ثبوتہما اعمیٰ نقیضہما جیسا کہ علم المنطق میں یہ بحث مشہور ہے کہ کوئی شے ثابت نہیں تو اس کی نفی ثبات ہوئی لازم ہے یعنی ارتفاع النقیضین وهو مستلزم (شریفیہ مع حاشیہ رشیدیہ)

مانع (بالمقابل) کو محفل (مدعی) دلیل کی تکمیل تک انتظار بہتر ہے قاعدہ ۵ اس لیے کہ محفل اتمام دلیل کے بعد مقدمہ کو ایسا ثابت کر دکھائے کہ سائل کو منہج کی ضرورت ہی نہ پڑے یہی احسن بلکہ قواعد مناظرہ کے مطابق ہے اس لیے کہ مدعی کی گفتگو کی تکمیل سے پہلے خلل اندازی فضول بلکہ مناظرہ سے مارنے کی علامت ہے اسے حاشیہ رشیدیہ پر مجادلہ سے تعبیر کیا ہے اور آج کل کے مناظروں کا یہی حال ہے

کہ فریق بالمقابل کی گفتگو کے درمیان میں فریق ثانی شور مچانے لگ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ فریقین کی گفتگو کا ٹائم مقرر کرنا ضروری ہے تاکہ فریق اپنے وقت کے مطابق اپنے دلائل پیش کر سکے۔

یہ فریق نقض یا معارضہ قائم کر رہا ہے اس میں فریق ثانی کو انتظار کرنا واجب ہے (شریفیہ)

بحث ۵ مانع (بالمقابل) کی سند صحیح چونکہ مقدمہ کے خفاء کو ملزم اور مانع کے منہج کو تقویت بخشتی ہے (اگرچہ اس کی ملزومیت و تقویت صرف مانع کا اپنا زعم ہے اسی لیے سند صحیح مقدمہ منوعہ سے مطلقاً اعم نہ ہو اسی لیے علمائے مناظرہ نے فرمایا کہ کوئی مقدمہ ایسا نہیں کہ کسی نہ کسی حال میں موجود نہ ہو ورنہ وہ ہر مقدمہ کو اس سند سے منہج جائز ہو جو وسطیہ کا مذہب ہے وہ کہتے ہیں حقائق الاشیاء غیر ثابتہ و اشیاء کی حقیقتیں ثابت نہیں ہیں) اگر کوئی ایسی سند ہو تو اسے دائرہ مکابرہ سے تعبیر کرتے ہیں جیسے ہمارے دور و بار یہ دیوبندیہ اپنے دعویٰ ثابت کرتے یا ہمارے دلائل کو کمزور یا باطل قرار دیتے وقت خوارج و اہل بطور پر (جیسے ابن حزم و داؤد ظاہری) اور حقلہ کے نامہ نام کے حنفی اور ابن تیمیہ و ابن قیم و ابن کثیر وغیرہ کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں

کبھی کسی شے کو تقویت سند اور اس کی توضیح کو بصورت دلیل پیش کیا جاتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں جائز نہیں حالانکہ وہ تو یوں ہے اور یوں مثلاً دیوبندی سماع موتی کے انکار میں بعض معتزلہ کے اقوال پیش کرتے ہیں ہم اہلسنت انہیں ٹھکرا دیتے ہیں کہ انہیں کیوں نہیں مانا جاتا جب کہ وہ بھی حنفی ہیں ایسے ہی آج کل کے عوام دیوبندیوں کو حنفی سمجھ کر اہلسنت کو کہتے ہیں کہ جب وہ حنفی ہیں تو ان کی بات کیوں نہیں مانی جاتی تو ہم دونوں کے جواب بھی کہیں گے کہ وہ نام کے حنفی ہیں اور درحقیقت وہ



معتزلہ و خوارج اور دیوبندی محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار (معتزلہ کے لیے دیکھئے فقہی کتاب "ابلیس تا دیوبند")

## قاعدہ

معلل (دعویٰ) دعویٰ میں جب تک دلیل قائم نہ کرے اس سے پہلے سائل (بالمقابل) اس کے مقدمہ (دعویٰ) معینہ کے منافی قول ثابت نہ کرے اس کے بعد جائز ہے اسے مناقضہ علی سبیل المعارضة کہا جاتا ہے (شرعیہ مع رشیدیہ)

ہوائے تحقق المنع انتقاء المتقدمہ

## السند الخاص

الممنوعہ و خلافتہا ساتھ انتقاء سند کے جیسے سند کے مستحق ہونے سے مقدمہ مستحق ہو جائے مثلاً دعویٰ اپنی دلیل میں کہے خدا انسان اس پر سائل (بالمقابل) کہے میں نہیں مانتا اس لیے کہ وہ تو فرس ہے اس کا فرس کہنا سند اخص ہے عدم کو نہ انسان سے اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ نہ انسان ہو اور نہ فرس ہو بلکہ حماد ہو مست غیر عکس وہ یہ کہ سند مستحق ہو مع انتقاء المنع ساتھ معنی نہ کر کے۔

مع العکس اعم مطلقاً او من وجہ۔ اعم مطلقاً جیسے معلل (دعویٰ) اپنی دلیل میں کہے خدا انسان بالمقابل میں نہیں مانتا اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ غیر ضاحک بالفعل ہو یہاں عدم الضحک بالفعل سند اعم ہے عدم کو نہ انسان اس لیے کہ جب اس کی عدم انانیت ثابت ہوگی تو عدم الضحک بالفعل خود بخود ثابت ہو جائے گا بغیر عکس

کلی کے اس لیے بعض انسان بالفعل ضاحک نہیں ہوتے اور من وجہ جیسے دعویٰ اپنی دلیل میں کہے خدا انسان بالمقابل کہے میں نہیں مانتا اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ ابیض ہو یہاں سند کو نہ ابیض (اس کا سفید ہونا) مست وجہ اعم ہے اس کے عدم کو نہ انسان سے اس لیے کہ اس کا ابیض بھی ہوا اور انسان ہونا دونوں کا پایا جاتا ثابت ہو جائے

جیسے دعویٰ ابیض بھی ہے اور انسان بھی یا جیسے سفید ہونا پایا جائے اور انسان نہ ہو جیسے سفید پتھر ایسے ہی انسان ہونا نہ ہو لیکن ابیض ہو جیسے سفید گھوڑا ایسے ہی نہ انسان ہو نہ یا نہ ابیض ہونا جیسے ہاتھی۔

## فائدہ

السند الاعم در حقیقت کوئی سند نہیں۔

## قاعدہ

السند المساکوہی یہ ہے کہ وہ سند و منہج ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں ہر دونوں (تحقق و انتقاء) صورتوں میں مثلاً معلل

هذا الانسان کو اپنی دلیل کا مقدمہ بنائے تو مانع (بالمقابل) کہے کہ میں نہیں مانتا اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ لا انسان ہو اب وہ انسان ثابت نہ ہو گا تو لازماً انسان ثابت ہو اسی طرح برعکس۔

"لا يسمع النقص من غير شاهد" شاید

## بحث ۶

کے بغیر نقص غیر مسوع ہے۔ بخلاف المناقضہ کے کہ وہ شاہد کے بغیر بھی مسوع ہے۔

غیر مدلول میں کبھی دلیل کا اجراء بعینہ نہیں ہوتا

## قاعدہ

بعینہ کا مطلب یہ ہے کہ دلیل دوسری صورت میں پائی جائے لیکن وہ

## فائدہ

سوائے باعتبار موضوع مطلوب مختلف نہ ہو جب وہ دلیل بحسب الاوسط

مختلف ہوتے باہیں طور سائل حد واسطہ کے مراد فہم ملازم کو اس کے قائم مقام لائے تو دلیل کا اجراء بعینہ نہ ہو گا۔

کبھی شاہد دلالت میں فساد دلیل پر دوسری دلیل کا محتاج ہوتا ہے۔

## قاعدہ

قاعدہ طرق التعسف اور اس کے عکس میں کبھی قدرح کو نقص سے



۱) "اشاہد کو جریان الدلیل سے منع کے ساتھ دفع کیا جاتا ہے اس صورت میں قاعدہ کہ جب مسائل (بالمقابل) اس میں شاہد کے جریان کا دعویٰ کرے

۲۔ اسے متخلف الحکم عن الدلیل سے دفع کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ یہ کہہ کر دفع جاتا ہے کہ اس صورت میں فلاں مانع سے اس کا متخلف عن الحکم ہے

۴۔ اسے یوں دفع کیا جاتا ہے کہ وہ محال کے استلزام کو مانع نہیں یعنی اس سے محال لازم نہیں کیا۔

۵۔ منع الاستحالة سے یعنی کہا جائے وہ اس سے لازم آتا ہے وہ محال نہیں

مسئلہ ۱۔ جب شواہد نے کہا کہ غیر یسلیں سے جو شے خارج ہو یا ناقض وضو

نہیں ہم (احناف) کہیں گے کہ وہ نجس ہے اس لیے کہ انسان کے بدن سے خارج ہوتی ہے جیسے پیشاب اس پر نام شافعی رحمۃ اللہ کی طرف سے نقض وارد ہو گا کہ وہ خون وغیرہ جو بہتا نہیں وہ بھی تو نجس ہے اور بدن الانسان خارج ہو لیکن ناقض وضو نہیں ہم اس شاہد کو منع جریان الدلیل سے یوں دفع کریں گے کہ جو خون بہتا نہیں وہ سرے سے نجس ہی نہیں بلکہ یہ تو وہ شے ہے جو ہر چہ طہرے کے نیچے رطوبت کی شکل میں ہوتی ہے جو جب چہ طہر علیہ ہوا تو وہ ظاہر ہو گئی (اگر خون ہوتا تو بہتا)

۲۔ تخلف الحکم عن الدلیل سے شاہد کو یوں دفع کریں گے کہ مثال مذکور جسے امام شافعی رحمۃ اللہ نے خون سمجھ کر نجس کہا ہم کہیں گے کہ وہ نجس ہوتا تو اس جگہ دھونا ضروری ہوتا حالانکہ احناف و شوافع متفق ہیں اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں تو علت کے معدوم ہونے سے حکم معدوم ہوا نہ کہ وجہ علت سے ۱

۳۔ امام شافعی رحمۃ اللہ نے مثال مذکور کی تعلیل پر سوال وارد فرمایا ہے ہوتے زخم سے

جو شے خارج ہوتی ہے وہ نجس نہیں حالانکہ وہ بھی بدن الانسان سے خارج ہوتی ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ وقت باقی ہے (جیسے خنک کی کتب میں ہے) ہوائے یوں دفع کریں گے کہ حکم مذکور دلیل سے متخلف نہیں بلکہ وہ بدستور موجود ہے صرف فی الحال ظاہر نہیں بوجہ مانع کے ورنہ متخلف (زخمی) ادائیگی فرض کی قدرت نہ پاتا اس لیے خروج وقت کے بعد اسی حدیث کی وجہ سے اس پر وضو فرض ہے نہ کہ صرف خروج وقت سے کیونکہ خروج وقت بالاتفاق حدیث (نجس) نہیں اور حکم اس کا مطلق حدیث ہونا ہے جو وضو کا موجب ہے نہ اس کا فی الحال وضو کا موجب ہونا ہے جب کہ مانع بھی موجود ہے ۴۔ مدعی دعویٰ کرتا ہے انسان کی حقیقت موجود ہے۔ کیونکہ وہ ایک شے ہے اور قاعدہ ہے کہ خالق الاشیاء موجودہ (اشیاء کی خالق موجود رہیں) اس پر سوال وارد ہوتا ہے کہ انسان کی حقیقت کے وجود کے تسلیم سے ایک محال لازم آتا ہے وہ یہ کہ اگر وہ حقیقت موجود ہے تو کیا اس کا کوئی وجود بھی ہے یا نہ اگر نہیں تو وجود کے بغیر شے کیسے موجود ہوتی اگر پہلی صورت ہے یعنی اس کا کوئی وجود ہے تو اس کے وجود کی حقیقت میں وہی کام ہو گا پھر اس کے لیے بھی وہی بات الخ یعنی ختمائتہ یا پھر تسلسل لازم آئے گا اور وہ ہر دونوں محال ہیں ہم اس کو یوں دفع کریں گے کہ یہ احتمال اس وقت لازم آئے گا جب حقیقت انسان کو وجودیہ (غیر اعتباریہ) مانیں اور تسلسل اعتباریات میں محال نہیں کیونکہ وہ تو القطاع الاعتبار للعقل سے منقطع ہو جاتا ہے اگر مان لیا جائے کہ اس کا وجود غیر اعتباری مانیں تو بھی محال نہیں اس لیے کہ وہ وجود انسان کا عین ہے۔

۵۔ معتزلہ کے رویے ہم کہتے ہیں افعال زید و عمرو وغیرہ باللہ تعالیٰ کی تخلیق سے ہیں کہیں کہ وہ افعال عباد میں سے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ افعال العباد کا خالق بھی اللہ تعالیٰ چنانچہ فرمایا۔ واللہ خلقکم و ما تعلومون اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا اس عقیدہ پر معتزلہ نے اعتراض کیا کہ زنا ایک فعل العبد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق



میں نہیں کہہ سکتے کہ ایک قبیح فعل ہے اور نفع (بصیحہ) قبیح (قبیح کی تخلیق بھی قبیح ہوئی اور الذائقہ اس سے بھوکھ ہونا محال ہے ہم اسے یوں دفع کریں گے کہ واقعی زنا قبیح فعل ہے لیکن اس کی تخلیق کو محال کہنا منع ہے۔ ہاں قبیح کا فعل (ارتکاب) قبیح ہے تخلیق و ارتکاب میں فرقیت از کجائے کجا

۱) نفی المدلول من غیث الدلیل مکابہ لا تتم بحث ۱ (مشرقیہ)

دلیل کے بغیر مدلول کی نفی مکابہ ہے۔ سائل (بالمقابل) کی بات ہرگز ہرگز نہ سنی جائے گی۔ دیوبندیوں۔ دیوبندوں کو بالخصوص یہی مرض چھٹا ہوا ہے کہ اہل سنت کے اکثر مشہور عقائد مسائل پر صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ یہ بدعت ہے یا شرک ہے حالانکہ ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے موقف کو قرآن و حدیث کی تصریحات سے ثابت کریں جیسے ہم نے اپنے عقائد و مسائل کو دلائل کی روشنی سے بیان کیا۔

۲۔ نفی المدلول مع اقامة الدلیل علیہ قبل اقامة المدعی الادلیل علیہ عصب ۱ (مشرقیہ) سائل کا مدعی کے مدلول کی نفی مع اقامتہ الدلیل قبل اس کے کہ مدعی اپنی دلیل کرے کا نام غصب ہے اور غصب (علم المناظرہ) بالکل غیر مسوع ہے یہی محققین کا مذہب ہے (رشیدیہ) دور سابق کے سابقین کے متعلق کہنا غیر مفید ہے

غاصبین کی نشاندہی ہم اپنے زمانہ کے غاصبین کی دھاندلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ جب ہم میدان مناظرہ میں پہنچے ہیں کہ ہمارے حریف پہلے سے ایک ایسی چوڑی تحریر لکھ کر حواجم کو سناٹا شروع کر دیتے ہیں جس میں ہمارے مسکاکے کو سوں دور بلکہ اس کے ہزاروں منازل خلاف لکھ کر ہم سے اس کے افہام کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

سہ مدلول سے مدعی (بصیحہ منقول مراد ہے) (در شیدیہ)

معتل (مدعی) کے مدعی کی دلیل قائم کرنے کے بعد سائل بالمقابل کا مدلول قائم (مدعی) کی نفی کا نام معارضہ ہے۔

۱) قاعدہ کیا معارضہ میں بالمقابل کی دلیل تسلیم کر لینی چاہیے اگرچہ ظاہر سہی بایں طرف کہ اس کی دلیل کا تعرض نہ کیا جائے نہ اثباتاً نہ نفیاً یا نہ پہلا یعنی اشتراط زیادہ ہو لیکن عدم اشتراط زیادہ ظاہر ہے۔

۲) قاعدہ قطعیات میں معارضہ نقض کی طرف راجع ہے بخلاف قطعیات نظیر کے جیسے قیاس فقہی ان میں نقض کی طرف رجوع کی ضرورت نہیں

۳) قاعدہ بعض نے کہا وہ معارضہ جس میں نقض ہے اور معارضہ بالقلب مابین حقیقہ و حقیقہ میں متضاد ہیں ان کے دلائل ظاہر اعتباری ہے۔

۴) بحث ۱ وہ حکم جسے مدعی نے دلیل سے بدستہ بیان کی ہے اس پر معارضہ دلیل سے ہو سکتا ہے مثلاً مدعی کہے کہ یہ حکم بدیہی ہے اس لیے کہ

مشاہدات سے ہے اس پر سائل (بالمقابل) کہے کہ ہمارے ہاں ایسی دلیل موجود ہے جو اسی حکم کے خلاف دلالت کرتی ہے (قائدہ) مذکورہ بالا اقسام خمسہ اس میں بھی جاری ہو سکتے ہیں اس کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ جب بدیہی کا برہان سے معارضہ کیا جائے تو وہ برہان زیادہ حقدار ہے کہ اسی کا اعتبار کیا جائے جیسے دلیل نقلی کہ جب اس کا دلیل عقلی سے معارضہ ہو تو دلیل عقلی قبول کرنے کے لحاظ سے زیادہ حقدار ہے بلکہ جمیع اوقات میں وہی زیادہ معتبر ہے۔ ہاں جب دلیل نقلی عقلی ہو تو پھر عقلی دلیل غیر معتبر ہے کیونکہ قطعی دلیل یا قرآن ہے یا حدیث۔

۵) بحث ۸ کبھی مقدمہ معینہ دلیل سے نقض قائم کیا جاتا ہے مثلاً اس مقدمہ کی دلیل کے فساد پر دلیل قائم کی جائے یا تناقض پیدا کیا جائے۔



مثلاً اس کی ذیلیں کے خلاف دلیل قائم کی جائے لیکن سب کچھ انقض و معارضہ عقل  
(مدعی) اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرنے کے بعد ان ہر دونوں طریقوں کا نام مناقضہ ہے۔  
(قاعدہ) مقدمہ پر انقض یوں بھی واقع ہو سکتا ہے کہ اسے ایک حق والے مقدمہ سے  
ملا یا جائے تاکہ ان دونوں کے ملنے سے محال لازم آئے۔

جب عقل کی غرض تشکیک و مخالطہ ہو تو اس پر ایراد انقض بغیر  
**بحث ۹** مستحسن ہے کہ اگر اس کی غرض اپنی بات سے حقیقت مطلوب نہیں  
بلکہ اسے ایضاً الشک مطلوب ہے اس لیے کہ اس کا ایضاً الشک تو انقض و معارضہ  
کے بعد بھی باقی رہے گا ہاں اس کا مناقضہ ممکن ہے (قاعدہ) جب تینوں منوع المناقضہ  
انقض، معارضہ کا اجتماع ہو تو منع (مناقضہ) ان دو باتوں سے زیادہ حتمی ہے اور معارضہ  
کا حق سبکے بعد ہے بعض نے کہا انقض مناقضہ سے مقدم ہو کہ انقض مناقضہ سے  
زیادہ قوی ہے ہاں باقی دو معارضہ سے مقدم ہونے میں زیادہ حتمی ہے۔

## ہدایات و فوائد

۱۔ مناظرہ میں جانبین کا علم میں برابر ہونا ضروری ہے (باب مناقضہ) کا تقاضا ہے کہ  
جانبین تساوی ہوں ۶ مناظرہ رشیدیہ ۱۰ فائدہ دور حاضرہ کا حال زبوں ہے کہ بڑے سے  
سے آجکل اس طرح کے مناظروں کا بھگنا ناپوں آسان ہے کہ عوام میں انہیں علمی طور رسوا کیا جائے  
فقیر نے بار بار تجربہ کیا ہے مولوی عبد الشکور دین پوری نے مناظرہ کا چیلنج کیا فقیر میدان مناظرہ (میٹ  
ہزاری) میں دوسرے دن حاضر ہوا تو عوام میں خلیجان پایا فقیر نے کہا مولوی عبد الشکور تو میرے  
شاگردوں کے برابر ہے اس پر دین پوری اور عوام دیوبندی پنج پاہوں کے فقیر نے کہا یہ مثل آسان ہے  
وہ یہ کہ فقیر عربی غیر منقوط، ایک صفحہ لکھتا ہے دین پوری ایک صفحہ عربی لکھ کر دشمن پوری  
مانا اور ایک عربی عبارت دوسرے مولوی سے لکھوائی اس میں بھی ۱۸ غلطیاں ہیں وہ

بڑے دقیق مسائل کے لیے بہت بڑے عقیدوں کے مقابلہ کا چیلنج کر دیتے ہیں اگرچہ چیلنج  
کنڈہ علم سے بھر خالی ہو لیکن جب میدان میں آئے تو بھاگنے میں آگے ایک مناظرہ  
فقیر کے مقابلہ میں تشریف لائے میں نے کہا،، استخفا کا لغوی معنی کیا ہے اور اسے اصطلاحی  
معنی میں مناسبت کیا ہے اس پر وہ خاموش ہوئے کہ گویا منہ میں زبان نہیں۔

۲۔ میدان مناظرہ میں بار عجب جانا چاہیئے بالمقابل اور عوام سے مرعوب نہ ہو معمولی  
سی چلک سے مناظرہ نہ ہو سکے گا، فقیر نے بار بار میدان مناظرہ میں تجربہ کیا ہے چنانچہ عبداللہ  
شاہ سندھی مناظرہ سندھ مشہور تھا، فقیر ضلع نواب شاہ (سندھ) کے موضع سٹھ ہزار میں  
حاضر ہوا جب فقیر میدان مناظرہ میں رعب اور گرج دار آواز سے پوچھا تم میں مناظر  
کون ہے فقیر کے رعب سے عبداللہ شاہ ایسا خوفزدہ ہوا کہ جب بھی فقیر کا نام لیا جاتا تو  
ڈر کے مارے پانی پانی ہو جاتا۔

۳۔ سمجھنے سے پہلے بحث میں مجتہد بہتر نہیں ہے۔

۴۔ بہت سے مواقع دوران مناظرہ سرچکا تا ہے بایں لگتی ہے لب خشک ہو جاتے  
ہیں وحشت طاری ہوتی ہے طبیعت منتشر ہو جاتی ہے اسی لیے مناظرہ سے خود کو تیار کر کے لائے  
۵۔ گفتگو میں اختصار نہ ہو کہ بالمقابل اس سے فائدہ اٹھا کر عوام کو کسی غلطی میں پھنسانے کا  
۶۔ کلام طویل نہ ہوتا کہ بالمقابل عوام میں یہ تاثر نہ دے کہ مناظرہ وقت کھا کر تنگ کر دیا  
۷۔ ایسے جملے (کلام) استعمال نہ کرے جو معانی مختلفہ کا احتمال رکھتے ہوں۔

بھی غیر منقوط نہیں فقیر نے اسی مجلس میں ایک صفحہ غیر منقوط لکھا جب ان کے درجنوں مولوی  
کے پیش کیا گیا تو انہیں صحیح الفاظ پڑھنے تک نہ آئے فقیر نے عوام کے سامنے دین پوری  
کا علمی پردہ چاک کیا تو دین پوری دم دبا کر بھاگا اور دوسرے روز علی پور مقدمہ چلا دیا  
تفصیل فقیر کی کتاب،، غیر منقوط میں دیکھئے۔



۸۔ بلا مقصد بات مناظرہ میں نہ لائے۔

۹۔ گفتگو کرنے اور بالمقابل کی بات سننے کے دوران نہ ہنسنے۔

۱۰۔ مذاق، ٹھٹھہ، مخول اور گھٹیا گفتگو سے احتراز کرے (آج کل کے مناظرین کا حال بد سے بدتر ہے ایک دفعہ اسماعیل گوجرانی اور عبدالستار تونسوی دوران مناظرہ ایسی ناشائستہ گفتگو کی جس سے صحیح فہمیں کرتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

۱۱۔ ایسے بارعجب محترم مناظر کے بالمقابل مناظرہ کے لیے نہ اترے جس کی وجاہت سے عوام متاثر ہوں کیونکہ عوام اس کی بات کو ترجیح دیں گے اگرچہ غلط بات بھی کہے۔

۱۲۔ بالمقابل کو حقیر و معمولی تصور نہ کرے اس لیے کہ کبر و عجب سے کبھی بغیر معروف میں مار کھانی پڑتی ہے فیر نے تونسوی کو اسی عجب و کبر سے پہلے مناظرہ میں البازیل کیا کہ تا دم زلیست فیر کے نام سے دم و بار بھاگتا رہا (تفصیل فقیر کی کتاب "مناظرے ہی مناظرے" میں دیکھئے۔

۱۳۔ تھوڑے سے وقت میں بالمقابل کو لاجواب کرنے کی کوشش نہ کرے کہ ممکن ہے جلدی میں کوئی کمزور بات منہ سے نکلے جس سے رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو البتہ طبیعت کو قابو میں رکھ کر ٹھوس دلائل قائم کرے تو آج کل بھی قاعدہ بہت کام آتا ہے فیرٹ اعظم پاک و ہند۔

استاذی اعظم علامہ سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ عموماً اسی قاعدہ کو استعمال فرماتے آپ کو کسی نے کہا کہ یہ درود تاج وغیرہ بدعت ہیں ان کا پڑھنا گناہ اس لیے حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں آپ نے فرمایا اس دعویٰ پر کوئی حدیث پڑھیے اس نے پڑھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

عن عجلت کے فوائد جانیں (دونوں مناظروں کو ہیں تفصیل مناظرہ رشیدیہ الخاشر میں ہے

آپ نے اسے روک کر فرمایا کہ یہ درود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں اس پر وہ لاجواب ہو گیا۔

۱۴۔ دوران مناظرہ منکرانہ و متعارضانہ طور بیٹھے تیکہ لگا کر متکبرانہ ٹٹا ٹٹ سے نہ بیٹھے۔

۱۵۔ پیٹ خالی مناظرہ نہ ہو میدان مناظرہ میں پہنچنے سے پہلے معمولی طور کچھ کھانی لے اگر ضرورت ہو تو۔

۱۶۔ پیاسہ بھی نہ بیٹھے پہلے ہی پیاس کر آئے۔

۱۷۔ دوران مناظرہ پانی نہ مانگے شدید ضرورت پر معمولی طور پانی تو حرج نہیں۔

۱۸۔ کھانے سے پیٹ بھر کر میدان میں نہ اترے اس لیے کہ کھانے کا بد بچھ گفتگو پر اثر ڈالے گا اسی لیے حضرت علامہ عبد الغفور بھاری رحمۃ اللہ فرمایا کرتے کہ بھوکا شیر خوب گرجتا ہے فہذا عموماً مناظرہ کے علاوہ بھی عام جلسوں میں کھانا پیٹ بھر کر کھانا تقریر کے لیے مضرب ہے۔

۱۹۔ ایک دلیل کے بعد دوسری طرف نہ بڑھے جب تک مخالف اس کا جواب مکمل نہ دے مناظرہ کو اگے بڑھنے نہ دے حضرت علامہ محمد عمر چھری رحمۃ اللہ اسی قاعدہ پر کامیاب رہے فیر نے علاقہ لودھراں میں غیر متقلد و باطنی مولوی اللہ بخش شیخ الحدیث رضانیہ ملتان کو اسی قانون پر بے بس کر دیا تھا۔

۲۰۔ تدبیر کی تقریر سے آغاز اور اسی کی آخری تقریر پر مناظرہ کا اختتام ہو۔

۲۱۔ تعین موضوع آج یہ بات مفقود ہے مثلاً حاضر و ناظر ہم روحانیت و نورانیت کی بات کرتے ہیں مخالف جہانیت کی نفی حالانکہ مشہور شعر کا پہلا لفظ ہی مناظرہ کی بارجیت کا بہترین فیصل ہے۔

در مناقض بہشت و مدۃ شرط دان

وعدۃ موضوع و محمول و مکاں،

وحدۃ شرط احصاف جزو کل قوۃ و فعل است در آخر زمان



تناقص میں آٹھ وحدات شرط ہیں۔

- ۱۔ وحدۃ موضوع وحدۃ محمول ۲۔ وحدۃ مکان ۳۔ وحدۃ شرط ۴۔ وحدۃ وقت
- ۵۔ وحدۃ اضافت ۶۔ وحدۃ جز کل ۷۔ وحدۃ قوۃ فعل ۸۔ وحدۃ زمان
- قوسٹ ۱۔ مخالفت کو صرف وحدۃ موضوع منوالی جائے تو بھی مناظرہ کی حیثیت ہے لیکن کیا جائے جب مناظرہ کا وجود ہی کا انقضا ہو کر اس کی جگہ مجادلہ و مکابرہ نے قدم جما لیا
- (۱۱) علوم و فنون کی مہارت تاسر خود علمی دھاک بالمقابل
- اوصاف المناظر** کو میدان میں نہیں اترنے دے گی امام اہل سنت مجدد
- اعظم شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا نام سن کر بد مذہب میدان میں نہ اتر سکے۔
- قوسٹ ۱۰ اگر خاص بد مذہب سے مناظرہ کا پروگرام ہو تو مخالفین کی تصانیف اور ان کے جوابات پر مہارت کاملہ حاصل کرنا لازمی ہے
- ۲۔ قوت گویائی و قادر الکلامی
- ۳۔ حاضر جوابی کہ مخالف کا سوال سکتے ہی بلا تاویل ایسا جواب دینا کہ چھٹی کا رد دریا د
- آجائے۔ محدث پاکستان استاذی علامہ سردار احمد اور علامہ استاد احمد سعید شاہ کا فلمی اور حضرت علامہ محمد رفیع چھری اور حضرت علامہ شمس علی بریلوی حضرت مولانا پیر محمد حاجی شاہ (رحمہم اللہ)
- حاضر جوابی میں اپنے مثال خود تھے۔
- ۴۔ پرکشش گفتگو یعنی ایسے پیرایہ میں بالمقابل کی تقریر کا جواب دینا جو عوام کے اذہان میں آسانی سے اتر جائے۔
- ۵۔ جراتمند اور دلیری کہ میدان مناظرہ میں یوں محسوس ہو کہ یہاں شیر خداوندی کا جلوہ نما ہو رہا ہے معمولی سی جہرہ پر پشمر دی بھی محسوس نہ ہو۔
- ۶۔ گرجہ دار آواز اگرچہ آواز باریک یا جیسی ہو لیکن بولنے میں یوں محسوس ہو کہ شیر گرج رہا ہے آج کے دور میں الٹا اور آسان ہے۔ کہ لاؤڈ سپیکر آواز کو خود گرجہ دار بنا دیتا ہے۔

۱۔ مناظرہ میں باد ضرور ہو کر چاہیے۔

## تحفہ اولیسیہ

۲۔ دو گانہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے میدان میں

اتریں۔

۳۔ کسی ولی کامل کی بارگاہ میں حاضری دیں اور انہیں روحانی طور پر معانت کی درخواست کریں۔ ورنہ کم از کم زمانگی کے وقت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو فتح و نصرت کی درخواست کر لیں۔

۴۔ دو آیت قطب لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔

۵۔ گفتگو سے پہلے ایک سو ۱۰۰ مرتبہ اخشی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام اور تین بار درود شریف اور تین بار کلمہ شریف کی ضرب بل پراول و آخر لگائیں۔ درمیان میں ایک تسبیح پڑھیں یا شیخ عبدالقادر شیاد اللہ حاضر شو انشاء اللہ ہر میدان میں فتح ہوگی۔

هذا آخر ما رقمه قلم الفقير القادر عبد المجيد الصالح  
 محمد فیض احمد الاولیسی رضوی غفرلہ  
 بہاول پور۔ پاکستان ۴ ربیع الآخر ۱۴۱۲ھ ۱۳ اکتوبر  
 ۱۹۹۱ء

یوم الاحد بیعت الصلوٰۃ تعین الظہر فی العصر

نظم شد



جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقاً

# روند و مناظره غازی پور

ما بین

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی  
و

مولوی عبد الستار تونسوی دیوبندی

مؤلف

سید عبد البہادی شاہ صاحب



مفتی محمد رفیع احمدی رضوی خاں  
فیض ملت حضرت علامہ محمد رفیع احمدی رضوی خاں

شہید سید محمد امجد	تاریخ محبوب میرزا	مصطفیٰ
ذکر سیرانی	ذکر اویسی	تفسیر اویسی
نہارچند کتب کرامت	حاضر و ناظر کرامت	الگوئے حقین کرامت
وہابی دیندہ کشتانی	کشتی کشتا	اذان برتبر
دیندہ بزرگی فرق	جیندہ کشتانی کور	عیندہ کشتانی کور
شہید سید محمد	خطبہ اویسیہ	بوسیا کا پیرا
شہید قرآن کو سیر مانتے	شرح حدیث کرامت	آئینہ شہید نامہ
رحمت رسول محمد	نہارچند کتب کرامت	مراغہ اویسیہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور